اَحُکَامُ
الکُفَّارُ

تالیف

مفتی نقاش چمن قادری

ناشر

ارفع اسلامک اکیڈمی انٹرنیشنل

احکام الکفار

تالیف

مفتی نقاش چمن قادری رضوی

ناشر

ارفع اسلامک اکیڈمی انٹرنیشنل

ہمارا دین اسلام کسی کو بھی نظر حقارت سے نہیں دیکھتا اور نہ اس کی تعلیم دیتا ہے مگر اس اصول کے ساتھ ساتھ دین اسلام ہر اس کام سے منع کرتا ہے جو ایک مسلمان کو دین اسلام کی پرنور فضاؤں سے نکال کر کفر کی گھٹاٹوپ تاریکیوں میں لے جائے۔ قرآن پاک اور احادیث طیبہ کی روشنی میں کفار سے موالات (**محبت قلبی لگاؤ**) جائز نہیں ہے۔ البتہ ان کے ساتھ مواسات (**انسانی ہمدردی کا معاملہ کرنا**) مدارات (**گفتگو اور برتاؤ میں نرمی کرنا**) اور مجرد معاملہ (**معاشرتی برتاؤ**) کرنا جائز ہے اور مداہنت (**دنیا داری کے لیے حق کو چھپانا**) جائز نہیں ہے۔

اس رسالے میں بیرون ممالک بسنے والوں مسلمانوں کے ذہین میں اٹھنے والے بہت سے سوالات کے جوابات موجود ہیں جو ان کو ذہنی کوفت میں مبتلاء رکھتے ہیں۔ اس رسالے کو عام فہم انداز میں بذریعہ سوالات اعلی حضرت عظیم المرتبت عظیم البرکت امام الشاہ احمد رضا خاں (رضی اللہ عنہ) کے مایہ ناز اور فقہ حنفی کے انسائیکلوپیڈیا یعنی **فتاوی رضویہ** کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے وہ فقیر کی اس امت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت کی جانے والی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ اور اس کو میرے والدین اور میری بخشش کا زریعہ بنائے۔ **آمین اللھم آمین۔**

طالب دعا

نقاش چمن قادری عفی عنہ

سوال:۔ کفر کیا ہے اور علامات کفر کیا ہے؟

جواب:۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کی جانب سے جو کچھ لے کر آئے ان میں سے بعض کی تکذیب کا نام کفر ہے اور تکذیب، صفت قلب ہے اور اس صفت قلب پر جس طرح کفریہ اقوال علامت قرار پاتے ہیں اسی طرح افعال کفریہ بھی اس کی نشانی ہیں اور حکم کفر کا باعث بنتے ہیں۔

اعلی حضرت (رحمتہ اللہ علیہ) **فرماتے ہیں۔**

اگرچہ کفر **تکذیب النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فی بعض ماجاء بہ من عندربہ جل وعلا** کا نام ہے اور تکذیب صفت قلب۔ مگر جس طرح اقوال مکفرہ اس تکذیب پر علامت ہوتے ہیں اور ان کی بناء پر حکم کفر دیا جاتا ہے یوں ہی بعض افعال بھی اس کی

امارت اور حکم تکفیر کا باعث ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کو گندگی میں پھنک دینا، بت کو سجدہ کرنا، نبی کو قتل کرنا، اس کے روبرو زنا کرنا، اذان سن کر شرم گاہ کو کھول دینا، قرآن کو تحقیر کے انداز میں پڑھنا۔ اس کے علاوہ ہر وہ عمل جو شریعت کے ساتھ استہزا و اہانت پر دلالت کرے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 5 ص 102)

سوال:۔ کفار کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:۔ کفار کی کل سات اقسام ہیں۔

اسکی تفصیل کچھ یوں ہے کہ

کفار کی ابتدائی دو اقسام ہیں۔

1۔ اصلی

2۔ مرتد۔

1۔ اصلی:۔ وہ کافر ہے جو شروع ہی سے کافر اور کلمہ اسلام کا منکر ہے۔

2۔ مرتد:۔ وہ ہے جو کلمہ گو ہونے کے بعد کفر کرے۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو دو اقسام ہیں۔

1۔ کافر اصلی مجاہر

2۔ کافر اصلی منافق

3۔ مرتد مجاہر

4۔ مرتد منافق

ان کی تفصیل و احکام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ کافر اصلی مجاہر:۔

وہ ہے جو علی الاعلان کلمہ اسلام کا منکر ہو۔ اسکی مزید چار اقسام ہیں۔

ا۔ دہریہ:۔ یہ خدا کا انکار کرتا ہے۔

ب۔ مشرک:۔ یہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کو بھی معبود یا واجب الوجود مانتا ہے۔ جیسے ہندو بت پرست کہ بتوں کو واجب الوجود تو نہیں مانتے لیکن معبود مانتے ہیں اور آریہ کی روح و مادہ کو معبود تو نہیں لیکن قدیم و غیر مخلوق تسلیم کرتے ہیں۔

ج۔ مجوسی:۔ یعنی آتش پرست

د:۔ کتابی:۔ یعنی یہودی اور عیسائی جب کہ دہریہ نہ ہوں۔

ان اقسام میں سے پہلے تین کا ذبیحہ مردار اور ان کی عورتوں سے نکاح باطل۔ جب کہ قسم چہارم کی عورت سے نکاح ہو جائے گا اگرچہ ممنوع و گناہ ہے۔

2۔ کافر اصلی منافق:۔

وہ جو بظاہر کلمہ پڑھتا ہے لیکن دل سے انکار کرتا ہے۔ یہ قسم حکم آخرت میں سب سے بدتر ہے۔

3۔ مرتد مجاہر:۔

وہ جو پہلے مسلمان تھا پھر علانیہ طور پر اسلام سے پھر گیا۔ کلمہ اسلام کا منکر ہو گیا۔ اب چاہے یہ دہریہ ہو گیا ہو یا مشرک یا مجوسی یا کتابی۔

4۔ مرتد منافق:۔

وہ جو کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے لیکن ساتھ ساتھ اللہ تعالی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین یا ضرویات دین میں سے کسی شے کا انکار کرتا ہو۔

حکم دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے کہ اس سے جزیہ (ٹیکس) نہیں لیا جاسکتا اس کا نکاح کسی سے بھی نہیں ہوسکتا چاہے مسلمان سے کرے یا اپنے جیسے مرتد سے۔ جس سے بھی کرے گا زنائے خالص ہوگا نیز یہ مرتد مرد ہو یا عورت سب کا ایک ہی حکم ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 14 ص 327)

سوال:۔ کفر لزومی اور کفر الالتزامی کیا ہوتا ہے؟

جواب:۔ کفر التزامی سے مراد یہ ہے کہ ضروریات دین میں سے واضح طور پر کسی چیز کا انکار کرنا ہے۔ مثلا اللہ تعالی کی وحدانیت جن فرشتوں شیطان آسمان جنت دوزخ یا معجزات انبیاء کا انکار کرے۔

کفر لزومی یہ ہے کہ جو بات کسی نے کہی وہ بعینہ تو کفر نہیں لیکن کفر تک پہنچا دینے والی ہو یعنی ایسی بات ہو کہ اگر اس کی قباحتوں پر غور کرتے چلے جائیں تو آخرکار نتیجہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار لازم آئے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 15 ص 431)

سوال:۔ کافر نے وضو کیا پھر اسلام لے آیا کیا اس وضو سے وہ نماز وغیرہ پڑھ سکتا ہے اور اسی طرح تیمم کیا اور پھر مسلمان ہوا تو کیا تیمم سے بھی نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب:۔ کافر پہلے کے کیے ہوئے وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے لیکن تیمم سے نہیں پڑھ سکتا۔

اعلی حضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

کافر نے وضو کیا پھر اسلام لایا اسی سے نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ اسکے بعد کوئی حدث (وضو کو توڑنے والا کوئی عمل) نہ ہوا ہو۔ لیکن اگر وہاں پانی نہ تھا تیمم کرکے مسلمان ہوا تو اس تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ نماز کے لیے دوبارہ تیمم کرنا ہوگا۔ وجہ یہ کہ وضو کے لیے پانی کا اعضائے وضو پر گزرجانا کافی ہے اگرچہ بلاقصد (یعنی بغیر

ارادہ) کے ہو۔ کافر کے وضو میں یہ بات ہوگئی لیکن تیمم میں نیت شرط ہے اور نیت اللہ تعالی کے لیے اور کافر اسے جانتا ہی نہیں اس لیے نیت کیا کرے گا۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 3 ص 554)

سوال:۔ ایک شخص کو وضو کرنے کے لیے پانی نہیں ملا اور وہ تیمم کر کے نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک کافر نے اسے آ کر کہا کہ یہ لو پانی تو اب وہ شخص کیا کرے؟ کیا نماز توڑ کر وہ وضو کرے اور نماز پڑھے؟

جواب:۔ اس صورت میں اس کو نماز توڑنے کی اجازت نہیں ہوگی کیونکہ ہو سکتا ہے اس کافر نے بطور مذاق اس سے ایسا کہا ہو۔ لیکن نماز مکمل کرنے کے بعد واقعی اس کو اس کافر کی سچائی کا علم ہو جائے کہ وہ صحیح کہہ رہا تھا تو اب اس سے پانی لے کر وضو کر کے نماز لوٹا لے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

(اگر اس نے تیمم سے نماز شروع کی اور کسی نے آکر کہا کہ یہ لو پانی) اگر وہ کہنے والا نصرانی (عیسائی) ہو نیت نہ توڑے کہ اس کے کہنے کا کیا اعتبار شاید مسخرہ پن سے کہتا ہو۔ ہاں نماز کے بعد اس سے مانگے دے دے تو نماز پھیرے ورنہ ہوگئی۔

خانیہ میں ہے۔

المصلی بالتیمم اذا قال لہ نصرانی خذ الماء فانہ یمضی علی صلاتہ ولا یقطع لان کلامہ قد یکون علی وجہ الاستھزاء فلا یقطع بالشک فاذافرغ من الصلوۃ سألہ ان اعطاہ اعادالصلوۃ والا فلا۔

(فتاوی قاضی خان فصل فیما یجوز لہ التیمم ج 1 ص 27)

ترجمہ:۔ تیمم سے نماز ادا کرنے والے سے جب کوئی نصرانی کہے پانی لے تو نماز پڑھتا رہے قطع نہ کرے اس لیے کہ اس کا کلام بطور استہزاء بھی ہوتا ہے تو شک کی بنیاد پر قطع نہ کرے۔ جب نماز سے فارغ ہو جائے تو اس سے طلب کرے اگر دے دے تو نماز کا اعادہ کرے ورنہ نہیں۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 4 ص 33)

سوال:۔ کیا احکام دینیہ میں کافر کی بات ہم مان سکتے ہیں؟

جواب:۔ کسی چیز کے حلال ہونے یا حرام ہونے، کسی چیز کے پاک ہونے یا ناپاک ہونے کے تمام امور احکام دینیہ سے ہے اور کافر کی خبر ان معاملات میں قابل قبول نہیں ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

حلت حرمت طہارت نجاست احکام دینیہ ہیں ان میں کافر کی خبر محض نامعتبر۔

اللہ تعالی فرماتا ہے۔

لن یجعل اللہ للکفرین علی المومنین سبیلا۔

(سورۃ النساء آیت 141)

ترجمہ:۔ اللہ تعالی ہرگز مسلمانوں پر کافروں کو راہ نہ دے گا۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 4 ص 481)

سوال:۔ کیا کفار کی بنائی ہوئی کھانے پینے کی اشیاء استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ جی ہاں کر سکتے ہیں مگر بچنا بہتر ہے۔ لیکن اگر وہ چیز فی نفسہ چیز حرام ہے یا اس میں کسی حرام اشیاء کی آمیزش کا علم آپ کو کسی عادل شخص یا اس چیز کی اجزائے ترکیبی سے ہو جائے پھر استعمال کرنا ناجائز ہو جائے گا۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

نظر کرو کتنی ردی حالت ہے ان کھانوں اور مٹھائیوں کے جو کفار و ہنود (ہندو) بناتے ہیں کیا ہمیں ان کی سخت بے احتیاطیوں پر یقین نہیں کیا ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کی کوئی چیز گوبر وغیرہ نجاسات سے خالی نہیں کیا ہمیں معلوم نہیں کہ ان کے نزدیک گائے بھینس کا گوبر اور بچھیا کا پیشاب نظیف طاہر بلکہ طہور مطہر بلکہ نہایت مبارک و مقدس ہے کہ جب طہارت و نظافت میں اہتمام تمام منظور رکھتے ہیں تو ان سے زائد یہ فضیلت کسی شے سے حاصل نہیں جانتے پھر علماء ان چیزوں کا کھانا جائز رکھتے ہیں۔

ردالمحتار میں ہے۔

طاھر مایتخذہ اہل الشرک اوالجھلۃ من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمہ والثیاب۔

(ردالمختار کتاب الطہارۃ ج 1 ص 111)

ترجمہ:۔ جو چیز مشرکین اور جاہل مسلمان بناتے ہیں مثلاً گھی۔ روٹی۔ کھانے اور کپڑے وغیرہ وہ پاک ہیں۔

بلکہ خود حضور سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے بکمال رافت و رحمت و تواضع و لینت و تالیف و استمالت کفار کی دعوت قبول فرمائی۔

امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ

یھودیا دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی خبز شعیر و اھالۃ سنخۃ فاجابہ۔

(مسند احمد بن حنبل ج 3 ص 270)

ترجمہ:۔

کہ ایک یہودی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کی روٹی اور پرانے تیل کی دعوت دی آپ نے قبول فرمائی۔

ایک اور مقام پر اعلیحضرت فرماتے ہیں۔

اشیاء جن میں نجاست یا حرمت متحقق و ثابت ہو نجس و حرام ہیں ورنہ طاہر و حلال کہ اصل اشیاء میں طہارت و حلت ہے۔

خلق لکم ما فی الررض جمیعا۔

(سورۃ البقرہ آیت 29)

ترجمہ:۔ زمین میں جو کچھ ہے وہ سب تمہارے فائدے کے لیے پیدا فرمایا۔

جب تک کسی عارض سے اس اصل کا زوال ثابت نہ ہو حکم اصل ہی کے لیے رہے گا۔ محرر المذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

بہ ناخذ مالم نعرف شیاء حراما بعینہ۔

(فتاوی عالمگیری الباب الثانی عشر فی الھدایا و الضیافات ج 5 ص 342)

ترجمہ:۔ ہم اسی پر عمل کرینگے جب تک کسی معین چیز کے حرام ہونے کا علم نہ ہو جائے۔

مگر اس میں شک نہیں کی ہنود بلکہ تمام کفار ملوث بہ نجاست رہتے ہیں بلکہ نجاستیں ان کے نزدیک پاک ہین بلکہ بعض نجاستیں ہنود کے خیال میں پاک ہیں تو جہاں تک دشواری نہ ہو ان سے بچنا اولی ہے غرض فتوی جواز تقوی احتراز۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 4 ص، 566 488، 487)

سوال:۔ کفار کے استعمال شدہ برتن وغیرہ استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ جب تک ہمیں ان کے ناپاک ہونے کا علم نہ ہو ہمارے لیے استعمال کرنا جائز ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

نگاہ کرو مشرکوں کے برتن کون نہیں جانتا جیسے ہوتے ہیں وہ انہی ظروف (برتن) میں شراب پیئیں سؤر چکھیں جھٹکے کا ناپاک گوشت کھائیں پھر شرع فرماتی ہے جب تک علم نجاست نہ ہو حکم طہارت ہے۔

حدیقہ میں ہے۔

اوعیۃ الیھود و النصاری والمجوس لا تخلو عن نجاسۃ لکن لا یحکم بھا بالاحتمال والشک۔

(الحدیقۃ الندیۃ بیان اختلاف الفقہاء فی امر الطہارۃ و النجاسۃ ج 2 ص 711)

ترجمہ:۔ یہودیوں عیسائیوں اور مجوسیوں کے برتن اکثر پاک نہیں ہوتے لیکن محض احتمال اور شک کی بنا پر اس کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

یہاں تک کہ خود صحابہ کرام حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غنیمت کے برتن بے تکلف استعمال کرتے اور حضور منع نہ فرماتے۔

امام احمد نے مسند میں اور امام ابوداؤد نے سنن میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ

قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنصیب من آنیۃ المشرکین واسقیتھم و نستمتع بہا فلا یعیب ذلک علینا قال المحقق النابلسی ای ننتفع بالأنیۃ و الاسقیہ من غیر غسلہا فلا یعیب علینا فضلا عن نہیہ وھو دلیل الطہارہ وجواز الاستعمال۔

(سنن ابی داود ج 2 ص 180۔ الحدیقہ الندیہ ج 2 ص 712)

ترجمہ:۔ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جاتے تو ہمیں مشرکین کے برتن اور مشکیزے ملتے اور ان سے ہم فائدہ حاصل کرتے اور

حضور صلہ اللہ علیہ وسلم اس بات کو ہمارے لیے معیوب نہ جانتے۔ محقق نابلسی فرماتے ہیں یعنی ہم ان برتنوں اور مشکیزوں کو بغیر دھوئے استعمال کرتے تو آپ ہمارے لیے معیوب نہ سمجھتے روکنا تو الگ بات ہے یہ طہارت اور جواز استعمال کی دلیل ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 4 ص 488)

سوال: ۔لنڈا بازار میں کپڑے عموما کفار کے استعمال شدہ آتے ہیں کیا ان کو بغیر دھوئے استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب: ۔اگر ان کپڑوں پر ظاہرا کوئی نجاست موجود نہیں ہے تو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

تامل کرو کس قدر معدن بے احتیاطی بلکہ مخزن ہرگونہ گندگی ہیں کفار خصوصا ان کے شراب نوش کپڑے علی الخصوص پاجامے کہ وہ ہرگز استنجے کا لحاظ رکھیں نہ شراب

پیشاب وغیرھما نجاسات سے احتراز کریں پھر علماء حکم دیتے ہیں کہ وہ پاک ہیں اور مسلمان بے دھوئے پہن کر نماز پڑھ لے تو صحیح و جائز جب تک تلوث واضح نہ ہو۔

ایک اور مقام پر اعلیحضرت فرماتے ہیں۔

دیسی یا انگریزی جتنے کپڑے خریدے جایئں یا بے خریدے ملیں جب تک ان کی نجاست معلوم نہ ہو پاک ہیں یہ خیال بے اصل ہے کہ قیمت دینے سے پاک ہوں گے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 4 ص، 490527)

سوال:۔ کافر کا چھوڑا ہوا کھانا یا پانی یا کچھ بھی جھوٹا کھانا یا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ کافر کے جھوٹے سے بچنا چاہیئے لیکن اشد ضرورت ہے تو استعمال کی اجازت ہو سکتی ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) سے کافر کے جھوٹے پانی سے وضو سے متعلق سوال ہوا توآپ فرماتے ہیں۔

کافر کے جھوٹے سے احتراز چاہیئے۔ حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ایاک وما یسوء الاذن۔

(مسند احمد عن ابی الغاویہ ج 4 ص 76)

ترجمہ:۔ جس بات کا سننا شرعا ناگوار ہو اس سے بچو۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 4 ص 327 تا 328)

سوال:۔ کیا کافر کو مثلہ کرنا مطلب قتل کے بعد اس کے ناک کان کاٹنا یا اس کی صورت بگڑنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ کافر کو مثلہ کرنا عام حالت اور جنگ دونوں میں حرام ہے۔ لیکن اگر جنگ کے دوران لڑتے ہوئے اگر آپ کے وار سے اسکا ناک یا کان کٹ گیا تو آپ کو اس پر ثواب ملے گا۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

جہاد میں حربی کافروں کے ساتھ بھی مثلہ کرنا حرام ہے یعنی قتل کے بعد ناک کان کاٹنا حرام ہے ہاں عین قتال میں جہاں ضرب ہو جو کچھ بھی قطع کیا جائے کمال اجر ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 3 ص 704 ج 4 ص 728)

سوال:۔ کفار کا بنایا ہوا صابون استعمال کرنا کیسا ہے ؟

جواب:۔ اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

مسلمان کا بنایا ہوا صابون جائز ہے۔ ہندویا مجوسی یا نصرانی (عیسائی) کا بنایا ہوا صابون جس میں چربی پڑتی ہو اگرچہ گائے یا بکری کی ہو ناپاک و حرام ہے دیسی ہو یا ولایتی اور جس میں چربی نہ ہو جائز ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 4 ص 572)

سوال:۔ اگر کسی کافر کی لاش لے اور اس کسی والی وارث کا پتہ نہ ہو تو کیا کیا جائے ؟

جواب:۔ اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

اس کو اس کے مذہب و ملت والوں کو دے دیا جائے کہ جو چاہیں کریں۔ اور اگر کفار میں بھی نہ لے (یعنی اس کا کسی والی وارث کا پتہ نہ ہو) تو جیفئہ سگ (لاوارث مردہ کتے) کی طرح دفع عفونت (اس مردے کی بدبو سے لوگوں کو بچانے) کے لیے کسی گڑھے میں دبا دیں۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 9 ص 391)

سوال:۔ کیا کافر کے ایصال ثواب کے لیے قل خوانی یا فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ کافر کے ایصال ثواب کے لیے کسی بھی قسم کا اہتمام کرنا خود اپنے لیے کفر کا دروازہ کھولنا ہے۔ کافر کو ایصال ثواب کرنا یا مرنے کے بعد اس کی مغفرت کی دعا کرنا کفر ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

کافر خواہ مشرک ہو یا غیر مشرک جیسے آج کل کے عام رافضی کہ منکران ضروریات دین ہیں اسے ہرگز کسی طرح کسی فعل خیر کا ثواب نہیں پہنچ سکتا۔

قال اللہ تعالیٰ ومالھم فی الاخرۃ من خلاق۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں) اور انھیں ایصال ثواب کرنا معاذاللہ خود راہ کفر کی طرف جانا ہے کہ نصوص قطعیہ کو باطل ٹھرانا ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 9 ص 648)

سوال:۔ اگر کوئی کافر محفل میلاد کے لیے پیسے دے تو کیا اس سے پیسے لینا جائز ہے؟

جواب:۔ ناجائز و ممنوع ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

ہندو سے روپیہ اس واسطے نہ لیا جائے۔ حدیث میں ہے۔

انی نھیت عن زبد المشرکین۔

(سنن ابی داؤد باب فی الامام یقبل ھدایا المشرکین ج 2 ص 78)

ترجمہ:۔ مجھے مشرکین کی جھاگ سے منع کیا گیا ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 9 ص 648)

سوال:۔ مرنے کے بعد کافروں کی روحیں کہاں جاتی ہیں؟

جواب:۔ کافروں کی روحیں دوزخ کے سب سے بدترین مقام سجین میں ہوتی ہیں۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 9 ص 652)

سوال:۔ کیا کافر سے سوالات قبر ہوں گے؟

جواب:۔ اس میں علامہ کا اختلاف ہے کہ کافر سے سوالات قبر ہوں گے یا نہیں۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

اول کافر مجاہر (جو علی الاعلان کلمہ کا منکر ہو) سے سوال (قبر) ہونے میں کلام ہے۔ امام ابو عمر ابن عبد البر نے فرمایا۔ سوال یا مومن سے ہوگا یا منافق سے کہ بظاہر مسلمان بنتا تھا بخلاف کافر ظاہر کہ اس سے سوال نہیں۔ امام جلیل جلال سیوطی نے فرمایا یہی راجح ہے اور میں اس کے سوا کا قائل نہیں۔ اسے ردالمختار صلوۃ الجنائز ج 1 ص 629 پر نقل کیا ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 9 ص 894)

سوال:۔ اس حدیث کا کیا مطلب ہے **تصدقو علی اھل الادیان کلھا** (تمام دینوں والوں پر صدقہ کرو)؟

جواب:۔ اس حدیث کا مطلب ہے کہ اگر کوئی ذمی کافر (وہ کافر جو مسلمانوں کے علاقہ میں ٹیکس دے کر رہ رہا ہو) ہو تو اس کو صدقہ کرنا جائز ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

حاصل حدیث یہ کہ جن کو دینا قربت ہے وہ کسی دین کے ہوں ان پر تصدق کرو یہ ضرور صحیح ہے اور صرف اہل ذمہ کو شامل، نصرانی ہوں یا خواہ یہودی خواہ مجوسی خواہ کسی اور دین کے ہوں۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 10 ص 328)

سوال:۔ اگر کوئی شخص کسی کے کفریہ افعال پر راضی ہے اور اسے منع نہیں کرتا تو اس شخص کے بارے میں کیا حکم شرع ہے؟

جواب:۔ کسی کے کفریہ عقائد پر راضی ہونا کفر ہے۔

فان الرضا بالکفر کفر۔

ترجمہ:۔ کفر پر رضا بھی کفر ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 11 ص 171)

سوال:۔ اگر کوئی کسی مسلمان کو کافر کہے تو اسلامی قانون کیا کہتا ہے؟

جواب:۔ کسی مسلمان کو کافر کہا اور واقعی اس مسلمان میں کوئی کافریہ شرکیہ بات نہیں ہے تو کہنے والا خود کافر ہوجائے گا۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

جمہور ائمہ کرام فقہائے اعلام کا مذہب صحیح و متعمد و مفتی بہ یہی ہے کہ جو کسی ایک مسلمان کو بھی کافر اعتقاد کرے وہ کافر ہے۔ (کثیر کتب کا حوالہ دینے کے بعد اعلی حضرت فرماتے ہیں) مسلمانوں کو کافر کہنے والا مطلقا کافر اگرچہ محض بطور دشنام (گالی) کہے نہ ازراہ اعتقاد۔ فقہائے کرام کے قول و حکم مفتی بہ دونوں کے رو سے بالاتفاق ان پر حکم کفر ثابت اور یہی حکم ظواہر احادیث صحیحہ جلیلہ سے مستفاد۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ایما امرئ قال لاخیہ کافرا فقد باء بھا احدھما، زاد مسلم ان کان کما قال و الا رجعت الیہ۔

(صحیح مسلم باب بیان حال ایمان من قال اخیہ لمسلم یا کافر ج 1 ص 57)

ترجمہ:۔ جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ فی الحقیقہ کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر کا حکم اسی قائل پر پلٹ آئے گا۔

نیز صحیحین وغیرھما میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے۔

لیس من دعا رجلا با لکفر او قال عدو اللہ و لیس کذلک الاحار علیہ۔

(ایضاء)

ترجمہ:۔ جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن بتائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا قول اسی پر پلٹ آئے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 11 ص 379 تا 380)

سوال:۔ جو شخص مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو انبیاء سے افضل ماننے یا قرآن کے سپاروں یا آیتوں کو کم بتائے اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔ یہ دونوں عقیدے رکھنے والا انسان دائرہ اسلام سے خارج ہے کافر ہے۔ کیونکہ کے کسی غیر نبی کو نبی سے افضل ماننا یا سمجھنا کفر ہے۔ اسی طرح جو شخص قرآن کے ایک حرف یا ایک نقطے کو بھی کم گمان کرے تو وہ بھی کافر ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 11 ص 420)

سوال:۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ سب مذاہب ٹھیک ہیں کسی کو غلط نہ کہو ایسے شخص کیا مسلمان کہلایا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ ایسا شخص مسلمان نہیں رہے گا کیونکہ کہ اصول شرع ہے کہ جو شخص کسی کے کفریہ شرکیہ عقائد جاننے کے باوجود اس کو کافر نہیں کہتا یا اس کے کفر یا عذاب میں شک کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔

بزازیہ و درمختار میں ہے کہ

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔

(در مختار باب المرتد ج 1 ص 354)

ترجمہ:۔ جس نے اس (کافر) کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ کافر ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 11 ص 420)

سوال:۔ میاں بیوی میں سے اگر شوہر نے قادیانی مذہب اختیار کرلیا تو کیا اب بھی وہ میاں بیوی رہے گے؟

جواب:۔ نہیں عورت فورا نکاح سے نکل جائے گی۔ ان میں اب کوئی تعلق نہیں رہا ایک دوسرے کے لیے وہ اب اجنبی ہیں اور اگر اب وہ تعلق قائم کریں گے تو وہ زنا ہو گا۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

عورت فورا نکاح سے نکل جائے گئی ان میں باہم کوئی علاقہ نہ رہا مرد محض بیگانہ ہوگیا اب اس سے قربت زنائے خالص ہوگی۔

تنویر البصار میں ہے۔

وارتداد احدھما فسخ عاجل۔ واللہ سبحنہ وتعالی اعلم۔

(در مختار شرح تنویر الابصار باب نکاح الکافر ج 1 ص 210)

ترجمہ:۔ خاوند بیوی میں سے کسی ایک کے مرتد ہوجانے سے اسی وقت نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 12 ص 261)

سوال:۔ کیا کوئی عیسائی یا مجوسی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے؟ جب کہ وہ اپنا مذہب تبدیل نہ کرے؟

جواب:۔ مجوسی لڑکی سے تو نکاح نہیں ہو سکتا۔ اگر کرے گا تو نکاح باطل ہو گا۔ لیکن عیسائی لڑکی کے بارے میں علماء کرام کے دو قول ہے۔ ایک یہ کہ نکاح ہوگا ہی نہیں۔ اور دوسرا قول کہ ہو جائے گا مگر ممنوع و گناہ ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 12 ص 262)

سوال:۔ کیا ہندو کی نابالغ لڑکی سے نکاح کرسکتے ہیں؟

جواب:۔ اگر ہندو کی لڑکی سمجھدار ہے کفر اور اسلام کو جانتی ہے اور پھر کفر کو اختیار کرتی ہے تو اس صورت میں وہ خود کافر ہے مشرک ہے اس سے نکاح نہیں ہو

سکتا۔ اور اگر وہ سمجھدار نہیں ہے تو اب وہ اپنے باپ کے مذہب کے تابع ہے لہذا اب بھی اس پر حکم کفر ہوگا اس صورت میں بھی نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور اگر وہ نابالغ لڑکی سمجھدار ہے اور ایمان لے آتی ہے اور اب اسکے اگر اسکا کوئی ولی مسلم ہے تو اس سے ورنہ حاکم اسلام (یا جیسے آج کل شرعی عدالتیں ہیں) سے اجازت کے بعد نکاح کیا جاسکتا ہے۔ ایسا نکاح جائز و درست ہوگا۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 12 ص 262)

سوال:۔ کیا کافر عورت کی بھی عدت ہوتی ہے؟

جواب:۔ کافر عورت کی عدت نہیں ہوتی۔

ردالمختار میں ہے۔

لا عدۃ من الکافر عندالامام اصلا۔

(ردالمختار باب نکاح الکافر ج 2 ص 386)

ترجمہ:۔ امام صاحب کے نزدیک کافر کے لیے اصلا عدت نہیں۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 12 ص 265)

سوال:۔ ایک شخص کسی مسلمان سے ایسے سوالات کرتا ہے (مثلاً اللہ کی ذات و صفات کت بارے میں حالانکہ سوال کرنے والا جانتا ہے کہ یہ عالم نہیں ہے) جس سے وہ مسلمان کفر بک دے اور اس سوال کرنے والے کی نیت اس بندے کو کافر کرنا ہی ہے تو اب سوال کرنے والے کے لیے کیا حکم دین ہوگا؟

جواب:۔ غیر عالم سے اس طرح کے سوالات کرنا ہی منع ہے۔ دوسرا اگر اس فاسد نیت کے ساتھ سوالات کیے کے کافر کر دوں گا تو اس جواب دینے والے پر حکم کفر یا حکم ایمان تو بعد میں گے گا پہلے اس سوال کرنے والے پر حکم کفر گے گا۔ کیونکہ کہ اس نے ایک مسلمان کا کافر ہونا چاہا۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 12 ص 403)

سوال:۔ کفار کے مذہبی اور غیر مذہبی پروگرام میں جا کر ان کو مبارکباد دینا جائز ہے ناجائز؟ حالانکہ ان کے پروگرام مسلم دشمنی اور نقصان پر منعقد ہوئے ہیں؟

جواب:۔ اگر واقعی ایسا ہے کہ وہ مبارکباد دینے والا شخص کفر کی فتح اور اسلام کی شکست چاہتا ہے تو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ (لیکن اگر ایسا نہیں تو پھر کفر تو نہیں ہو گا مگر پھر بھی اس مسلمان کو مبارکباد دینا منع ہوگا۔ نقاش عفی عنہ)

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 14 ص 413)

سوال:۔ کیا مسلمان کسی کافر کے لیے وصیت وغیرہ کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ مسلمان اگر ذمی کافر (جو مسلمان کے علاقہ میں ٹیکس دے کر رہ رہا ہو) کے لیے اگر وصیت کرتا ہے تو یہ جائز ہے اور حربی کافر (جو دارالحرب میں رہتا ہو) کے لیے ناجائز ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

ہدایہ و درر وغیرہما کتب متعمدہ میں فرمایا کافر ذمی کے لیے وصیت جائز ہے اور حربی کے لیے باطل و حرام۔ آیہ **لا ینھٰکم اللہ** نے ذمی کے ساتھ احسان جائز رکھا اور آیہ **انما ینھٰکم اللہ** نے حربی کے ساتھ احسان حرام فرمایا۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 14 ص 437)

سوال:۔ کیا کافر کو دھوکا دے کر اس سے کچھ لیا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ جس طرح مسلمان کو دھوکا دینا گناہ اس طرح کافر کو بھی دھوکا دینا گناہ و منع ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے۔

یاایھاالذین امنوا اوفو بالعقود۔

(سورۃ المائدہ آیت 1)

ترجمہ:۔ اے ایمان والوں اپنے قول پورے کرو۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 17 ص 342)

سوال:۔ باہر کے ممالک میں جو بینک ہوتے ہیں وہ اپنے بینک میں موجود جمع شدہ رقم پر اپنے گاہکوں کو سود دیتے ہیں تو کیا کافر سے سود لے سکتے ہیں یا سودی معاملہ کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ سود مسلمان سے لیا جائے یا کافر سے لیا جائے سود لینا کسی سے جائز نہیں ہے۔ لیکن کافر کا مال اگر بغیر دھوکے کے آپ کو مل رہا ہے تو آپ اس مال کو مال مباح کی نیت سے لے سکتے ہیں لیکن مال سود کی نیت سے لینا حرام ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

اللہ تعالی نے مطلق فرمایا **وحرم الربو** اللہ نے حرام کیا سود کو۔ اس میں تخصیص مسلم کافر سنی بدمذہب کسی کی نہیں۔ سود لینا کسی سے حلال نہیں۔ جو حلال ہے وہ سود نہیں اور جو سود ہے وہ حلال نہیں۔ کافر غیر ذمی کا مال بلا غدر جو حاصل ہو وہ مال مباح سمجھ کر لینا حلال سود جان کر لینا حرام۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 17 ص 342)

سوال:۔ ایک کافر مسلمانوں کے دینی کاموں میں مدد کر سکتا ہے؟ اور کیا مسلمان اس سے مدد لے سکتے ہیں؟

جواب:۔ مسلمانوں کو دینی کاموں مینکافر سے مدد لینا جائز نہیں ہے۔

حدیث میں ہے۔

انا لانستعین بمشرک۔

(المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الجہاد ح 15009 ج 12 ص 395)

ترجمہ:۔ ہم کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 18 ص 179)

سوال:۔ کیا کسی کافر سے دوستی کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ اگر کافر سے دوستی دینی رجحان کی وجہ سے ہے تو یہ کفر ہے۔ اور اگر قلبی لگاؤ اور محبت کی وجہ سے تو یہ حرام ہے۔ اور اگر کافر سے دوستی نہیں بلکہ فقط میل ملاپ ہے اور وہ بھی کسی ضرورت کہ وجہ سے حالانکہ نہ اس سے دینی رجحان نہ قلبی لگاو نہ تعظیم اور نہ اس میں دین اسلام کا نقصان ہو تو اس میل ملاپ اور معاشرتی برتاؤ کی اجازت ہے یہ جائز ہے۔ **(مثلاآفس میں ہمارا آفسر وغیرہ کافر ہے تو اس کو ہیلو ہائے یا اس کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھانے میں حرج نہیں جب کہ اس میں اس کی تعظیم یا دینی رجحان یا اسلام کو نقصان نہ ہو رہا ہو تو بقدر ضرورت رخصت نکل سکتی ہے نقاش عفی عنہ)**

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 21 ص 125-126)

سوال:۔ وہ کیا اسی صورت ہے جب ہم کافر کے لیے نماز توڑ دیں؟

جواب:۔ اگر کچھ کافروں نے اسے لکھا کہ ہم سب تمہارے ہاتھ پر ہی مسلمان ہوں گے تو اب اس شخص پر واجب ہے کہ اگر حالت نماز میں بھی ہے تو نماز کی نیت توڑ کر ان کے پاس جائے اور اگر وہاں کچھ کفار ہیں اور کوئی انھیں رہنمائی کرنے

والا نہیں اور اسے پتہ ہے کہ میرے جانے سے وہ اسلام قبول کر لیں تو اس صورت میں بھی اس کو نماز توڑنے کی اجازت ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 21 ص 199)

سوال:۔ کیا کافر کی زمین پر مسجد بنائی جا سکتی ہے؟

جواب:۔ کافر کی زمین پر مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی اور نہ وہ مسجد واقعی شرعی مسجد ہو گی اور نہ وہ مسجد وقف کی مسجد کہلائی گی۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 21 ص 273)

سوال:۔ کیا کوئی مسلمان کسی عیسائی یا یہودی کی عبادت گاہ یعنی گرجہ گھر یا چرچ وغیرہ میں جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ مسلمان کو عیسائیوں یا یہودیوں کے گرجا گھر چرچ وغیرہ میں جانا مکروہ ہے۔ اور مطلق مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی یعنی گناہ ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 21 ص 272)

سوال:۔ ایسے جلسوں یا سیمنار میں جانا کیسا ہے جس میں بدمذہب اور کفار کے لیچکرار واعظ یا لیکچر دیں جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ایسے جلسوں میں جانا جائز نہیں ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

ایسے جلسوں میں شریک ہونا قطعا حرام اور مضر اسلام ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

وامایںنسینک الشیطن فلاتقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین۔

(سورہ الانعام ایت 68)

ترجمہ:۔ اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

اللہ تعالی ان کے پاس بیٹھنے کو شیطانی کام بتاتا ہے اور بھولے سے بیٹھ گیا ہو تو یاد آنے پر فورا اٹھ آنے کا حکم فرماتا ہے نہ کہ ان کا وعظ اور لکچر سننا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔

(صحیح مسلم باب النہی عن الروایہ عن الضعفاء ج 1 ص 10)

ترجمہ:۔ ان سے دود بھاگو انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔

نہ کہ انھیں مسند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بٹھانا۔ انھیں صدر یا واعظ بنانے میں ان کی تعظیم و توقیر ہے۔ اور رسول اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم السلام۔

(شعب الایمان ح 9464 ج 7 ص 61)

ترجمہ:۔ جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی بے شک اس نے دین اسلام ڈھادینے پر مدد کی۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 21 ص 275)

سوال:۔ کیا کافر کا ذبیحہ (یعنی گوشت وغیرہ) حلال ہے؟

جواب:۔ غیر مسلم کی 4 اقسام ہیں۔

1۔ کتابی

2۔ مجوسی

3۔ مشرک

4۔ مرتد

کتابی (عیسائی اور یہودی) اگر ملحد نہیں ہیں تو ان کا ذبیحہ اور ان کا گوشت حلال ہے۔ جب کہ باقی تینوں غیر مسلم کا گوشت حرام ہے۔ مرتد تو ان سب میں خبیث تر ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 21 ص 668)

سوال:۔ کافر کو سلام کرنا کیسا ہے ؟

جواب:۔ حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 22 ص 378)

سوال:۔ ایسا کافر جو مسلمانوں کو ٹیکس دے کر رہتا ہو اگر وہ مر جائے اور اس کا کوئی بھی وارث نہ ہو تو اس کے مال کا کیا حکم ہو گا۔

جواب:۔ ذمی کافر مر گیا اور اس کا کوئی بھی وارث نہیں تو اس کا مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 25 ص 54)

سوال:۔ کیا کافر کی بیعت لی جاسکتی ہے؟ جیسے پوپ وغیرہ ہو گئے؟

جواب:۔ بیعت ہو یا کوئی بھی عمل اس کے لیے اسلام شرط ہے اس کے بعد اس سے دینی کام کا معاملہ کیا جا سکتا ہے اس اصول کے مدنظر کافر سے بیعت نہیں لی جاسکتی اور اگر کوئی اس کافر پیر کو ہدایت دینے والا سمجھے تو وہ خود کافر ہو جائے گا۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 29 ص 642)

سوال:۔ کسی کافر کو مہاتما کہنا کیسا ہے جیسے مہاتما گاندھی؟

جواب:۔ مہاتما کا مطلب روح اعظم ہے اور روح اعظم افضل الملائکہ یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کا لقب خاص ہے چنانچہ کسی کافر و مشرک کے لیے ایسے لفظ کا استعمال حرام ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) سے کسی نے سوال کرتے ہوئے مہاتما گاندھی کا لفظ لکھا آپ نے تنبیہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

سائل نے مہاتما لکھا یہ حرام ہے مہاتما بمعنی روح اعظم ہے کہ خاص لقب افضل الملائکہ علیہ و علیہم الصلوۃ والسلام ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 15 ص 101)

سوال:۔ کفار کی محافل اور میلوں میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ مسلمان کو کفار کی محافل اور میلوں میں شرکت ممنوع ہے۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من کثر سواد قوم فھو منھم۔

(کنزالعمال ح 24435)

ترجمہ:۔ جو کسی قوم کی جماعت میں اضافے کا سبب بنے تو وہ انھیں میں سے ہے۔

مزید ارشاد فرمایا۔

من جامع المشرک و سکن معہ فانہ مثلہ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد)

ترجمہ:۔ جو شخص کسی مشرک کے ساتھ جمع ہوا اور اس کے ساتھ ٹھرا تو بے شک وہ اسی مشرک کی طرح ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

علماء فرماتے ہیں کہ مسلمان کو چاہئے کہ مجمع کفار پر ہو کر نہ گزرے کہ ان پر لعنت اترتی ہے اور یہ بات خوب واضح ہے کہ ان کا میلہ سیکڑوں کفر کی علامات اور شرک کی باتوں پر مشتمل ہوگا اور یہ مسلمان انہیں منع کرنے اور برائی دور کرنے پر قادر نہ ہوگا تو نہ چاہتے ہوئے بھی اسے گونگا شیطان بن کر اور کفار کا تابعدار ہوکر مجمع کفار میں رہنا پڑے گا۔ اور ان کے کفریات کو دیکھنے اور سننے میں مسلمان کی ذلت ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 21 ص 120)

سوال:۔ اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہوا لیکن اس کے پاس کوئی گواہ نہیں جو مسلمانوں کے سامنے اس کے مسلمان ہونے کی گواہی دے سکے تو اب کا حکم شرع ہوگا؟

جواب:۔ اگر کوئی نومسلم اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرے تو اسے مسمان مانا جائے گا چاہے وہ اس پر گواہ نہ پیش کر سکے اور چاہے جس مقام پر ایمان لانے کے بارے میں اس نے اطلاع دی وہاں تحقیق کرنے پر سارا معاملہ جھوٹ ہی ثابت ہوا ہو لیکن ہم۔ پھر بھی ایسے مسلمان مانے گے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

جب وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں تو اسے مسلمان ہی مانا جائے گا جب تک اس سے کوئی کفر جدید ظاہر نہ ہو۔ اور ان تحقیقات کا کچھ اعتبار نہیں کہ **نفی کی گواہی نامعتبر ہے۔** اور کافر کا اقرار کرنا ہی اسے مسلمان ٹھہرانے کے لیے کافی ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 21 ص 130)

سوال:۔ اگر کافر کو اپنی موت کا یقین ہوجائے اور وہ اس وقت ایمان لے آئے تو کیا حکم دیم ہوگا؟

جواب:۔ ایسے کافر کو مسلمان مانا جائے گا۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

جو پھانسی لانے سے ایک آن پہلے بھی ایمان لائے مسلمان ہوجائے گا اور اس کی تجہیز و تکفین اور اس کے جنازے کی نماز مسلمانوں پر فرض ہوگی۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 14 ص 617)

سوال:۔ کافر جہاں بیٹھ کر فیصلہ کرتے ہیں اس جگہ کو عدالت کہنا اور ام کفار کو عادل کہنا کیسا ہے؟

جواب:۔ کسی جگہ خلاف شرع فیصلے ہوتے ہیں تو فقط پہچان کے لیے اسے عدالت کہنا کفر نہیں۔ ہاں کسی غلط فیصلہ کرنے والے کو عادل کہنا کفر ہے۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

(آج کل نصاری اور دیگر حکام کی عدالتوں کے لیے لفظ) عدالت بطور علم رائج ہے معنی وضعی مقصود نہیں ہوتے لھذا تکفیر ناممکن ہے البتہ (ان فیصلہ کرنے والوں کو) عادل کہنا ضرور کفر ہے۔ مگر یہ بروجہ خوشامد ہوتا ہے لھذا تجدید اسلام اور تجدید نکاح کافی ہے۔ ہاں **خلاف ما انزل** (اللہ کی جانب سے نازل کردہ کے خلاف) کو اعتقادا عدل جانے تو وہ قطعا ہی کافر ہے۔ کہ **من شک فی کفرہ فقد کفر** جس نے اس کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 14 ص 607)

سوال:۔ ہندو کی ہولی اور دیوالی منانا کیسا ہے ؟

جواب:۔ اگر تو ہولی یا دیوالی میں بغیر قلبی لگاو یا پسند کی وجہ سے شرکت کی تو حرام ہے لیکن کفر نہیں اور اگر ان مواقع کو پسند کر کے شرکت کی تو اب کفر ہر گا۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

ہولی دیوالی ہندووں کے شیطانی تہوار ہیں۔ جب خلافت فاروقی میں ایران فتح ہوا تو کچھ آتش پرست فرار ہو کر ہندوستان آگئے۔ ان کے یہاں دو عیدیں تھیں۔

1۔ نوروز کہ تحویل حمل ہے۔

2۔ مہرگان کہ تحویل میزان

وہ عیدیں اور ان میں آگ کی پرستش ہندوؤں نے ان سے سیکھیں اور یہ چاند سورج دونوں کو پوجتے ہیں لھذا ان کے وقتوں میں یہ ترمیم کی کہ میکھ سنکھ رانت کی پورنماشی میں ہولی اور تلاسنکھ رانت کی اماوس میں دیوالی۔ یہ سب کفار کی رسمیں ہیں مسلمانوں کو اس میں شرکت حرام اور اگر پسند کریں تو صریح کفر ہے۔

نوٹ:۔ غیر مسلموں کی فلموں میں اس قسم کے مناظر دیکھ کر انھیں محبوب رکھنے یا اچھا کہنے والوں کو ذرا سوچنا چاہئے۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 14 ص 680)

سوال:۔ یہ جو مشہور ہے کہ گھر گھوڑااور عورت منحوس ہوتے ہیں کیا یہ بات درست ہے؟

جواب:۔ ایسے خیالات باطل اور ہندوؤں کے بنائے ہوئے ہیں۔

اعلیحضرت (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

یہ سب محض باطل و مردود ہندوؤں کے خیالات ہیں۔ شریعت مطہرہ میں اسکی کوئی اصل نہیں۔ شرعاً گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ ہو، ہمسائے برے ہوں۔ گھوڑے کی نحوست یہ کہ شریر بدلگام و بدرکاب ہو اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ بدزبان و بدرویہ ہو۔ باقی وہ خیال کہ عورت کے پھرے سے یہ ہوا فلاں کے پھرے سے یہ، یہ سب باطل اور کافروں کے خیال ہیں۔

(فتاوی رضویہ (جدید) ج 21 ص 220)

تمت بالخیر

والحمدالله رب العالمین